(ھدایہ نوٹس 2021)
لفہیم الحسن عطاری

(باب الربوا)

سوال نمبر 1

ربوا کے حرام ہونے کی علتیں احناف اور شوافع کے نزدیک کون کونسی ہیں؟ نیز دلائل بتائیں۔

جواب

احناف:-

احناف کے نزدیک ربوا کی علت کیل مع الجنس یا وزن مع الجنس ہے۔

دلیل:-

کیونکہ حضور علیہ السلام کا قول ہے کہ گندم کے بدلے گندم کی بیع، جو کے بدلے جو کی بیع، ~~[illegible]~~ کھجور کے بدلے کھجور کی بیع، نمک کے بدلے نمک کی بیع، سونے کے بدلے سونے اور چاندی کے بدلے چاندی کی بیع ہاتھوں ہاتھ برابر ہو تو جائز ہے اور اگر تھوڑی یا کمی ہو تو سود ہے۔
اس حدیث سے پتا چلا کہ بیع کے اندر مماثلت شرط ہے۔ یعنی ہاتھوں ہاتھ اور برابر برابر ہو۔ اور حدیث کے اندر جو چیزیں بیان کی گئیں ان میں کیل مع الجنس یا وزن مع الجنس پایا جا رہا ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہی علت ہے۔

شوافع:-

آپ علیہ الرحمہ کے نزدیک کھانے والی چیزوں میں طعمیت شرط ہے اور اثمان میں ثمنیت شرط ہے۔

دلیل :-

کیونکہ آپ علیہ السلام نے مذکورہ حدیث میں دو چیزوں کی صراحت بیان فرمائی ہے جن میں سے ایک قدر اور دوسری جنس ہے اور ان میں سے ہر چیز حرمت اور رحمت کی خبر دے رہی ہے لہذا لو انکو ایسی علت سے معلول کیا جائے گا جو حرمت اور رحمت کے اظہار کے لیے مناسب ہو اور وہ علت مطعومات میں طعمیت ہے اور اثمان میں ثمنیت ہے۔ مطعومات میں طعمیت اس لیے کہ اس سے انسان کی بقاء متعلق ہے اور اثمان میں ثمنیت اس لیے کہ وہ اموال جن پر مصالح کا دارو مدار ہے ان کی بقاء کا دارو مدار ثمنیت پر ہے۔ اور جنسیت کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

سوال نمبر 2

ایک سکے کی بیع دو سکوں سے کرنے کے بارے میں اختلاف ائمہ مع الدلائل شامل کریں۔

جواب

شیخین :-

شیخین کے نزدیک ایک سکے کی بیع دو سکوں سے کرنا جائز ہے۔

علت :-

شیخین علیھما الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ عاقدین کے حق میں سکوں کی ثمنیت انہی کے اتفاق سے ثابت ہوئی ہے تو انہی کے اتفاق سے باطل ہو جائے گی

تو سکوں کو متعین کرنے سے متعین بھی ہو جائیں گے۔
لہذا ان دونوں کے اتفاق کی وجہ سے بیع جائز ہے۔

امام محمد علیہ الرحمہ:

آپ علیہ الرحمہ کے نزدیک بیع جائز نہیں ہے۔

دلیل:

آپ علیہ الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ پیسوں کی ثمنیت (ثمن ہونا) یہ لوگوں کی اصطلاح سے ثابت ہوتی ہے لہذا یہ عاقدین کے اتفاق سے باطل نہیں ہو سکتی۔ اور جب سکوں کی ثمنیت باقی رہے تو وہ متعین نہیں رہتے اس لیے بیع جائز نہیں ہے۔

سوال نمبر 3

گوشت کی بیع حیوان کے بدلے کس طرح جائز ہے اختلاف ائمہ مع الدلائل تحریر کریں۔

جواب

شیخین:

آپ علیھما الرحمہ کے نزدیک بیع جائز ہے کہ گوشت کی بیع حیوان کے بدلے کی جائے۔

دلیل: آپ علیھما الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ بائع نے موزون کو غیر موزون کے مقابلے میں بیچا ہے اس لیے کہ عام طور پر حیوان کا وزن نہیں کیا جاتا اور وزن سے اس کے بھاری پن کی معرفت ممکن نہیں ہے کیونکہ کبھی تو حیوان خود کو بھاری

کر لیتا ہے اور کبھی ہلکا کر لیتا ہے۔ اس لئے موزونی کو غیر موزونی سے بیچنا جائز ہے۔

امام محمد علیہ الرحمہ:- آپ علیہ الرحمہ کے نزدیک اگر حیوان کو اسی کی جنس کے گوشت سے فروخت کیا جائے تو جائز نہیں یہاں علیحدہ جو گوشت ہے وہ زیادہ ہو تاکہ گوشت حیوان کے اندر موجود گوشت کے مقابلے میں آجائے اور زائد گوشت حیوان کے بقیہ اعضاء کے مقابلے میں ہو جائے۔

دلیل:- اس لئے کہ اگر ایسا نہیں ہو گا تو حیوان کے بقیہ اعضاء یا حیوان میں موجود گوشت کی زیادتی کے اعتبار سے ربوا متحقق ہو گا اس لئے جائز نہیں۔

سوال نمبر 6

تر کھجور کی بیع چھوارے کے بدلے کرنے کا کیا حکم ہے؟ (اختلاف بتائیں)

جواب۔

امام اعظم:- آپ علیہ الرحمہ کے نزدیک جائز ہے۔

دلیل:- آپ علیہ الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ تر کھجور بھی چھوارے ہی ہوتے ہیں۔ کہ جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں تر کھجوریں بھیجی گئیں تو آپ نے فرمایا کیا خیبر کے سارے چھوارے ایسے ہوتے ہیں تو آپ نے تر کھجور کی جگہ چھوارے کا لفظ ارشاد فرمایا تو پتہ چلا کہ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہ جائز ہے۔

صاحبین:- آپ علیہما الرحمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

دلیل:- آپ کی دلیل یہ ہے جب آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا تر کھجور خشک ہونے کے بعد کم ہو جاتی ہے تو لوگوں نے کہا ہو جاتی ہے پھر آپ نے فرمایا پھر تو یہ جائز نہیں ہے۔ تو ثابت ہوا کہ تر کھجور کو چھوارے کے بدلے بیچنا جائز نہیں ہے۔

سوال نمبر 4

روٹی کی بیع گندم اور آٹے کے عوض کرنے کا کیا حکم ہے تفصیلاً بیان کریں؟

جواب

روٹی کو گندم اور آٹے کے عوض کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے۔

علت

اس لئے کہ روٹی عددی یا موزونی ہے لہٰذا وہ دونوں کی جنس مکیلی ہونے سے نکل گئی جبکہ گندم مکیلی ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ

آپ کے نزدیک عدد یا وزن کے ذریعے روٹی کو قرض لینے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

دلیل اس لئے کہ پکانے اور پکانے والے تنور اور تقدم و تأخر سے روٹی میں اختلاف ہوتا ہے۔

امام محمد علیہ الرحمہ

آپ کے نزدیک تعامل ناس کی وجہ سے عدد اور وزن سے روٹی کو قرض لینا جائز ہے۔

امام ابو یوسف علیہ الرحمہ

آپ کے نزدیک وزن سے تو جائز ہے لیکن عدد سے جائز نہیں ہے۔

علت اس لئے کہ اس کے افراد متفاوت ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 5

بیع فضولی کے احکام اور اختلاف آئمہ بیان کریں؟

جواب

اگر کسی نے دوسرے کی ملکیت کو اس کے حکم کے بغیر فروخت کردیا تو مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو بیع کو نافذ کردے اور اگر چاہے تو فسخ کر دے

امام شافعی علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں کہ یہ بیع منعقد ہی نہیں ہوگی

دلیل: اس لئے کہ ولایت شرعیہ سے اس کا صدور نہیں ہوا ہے کیونکہ ولایت شرعیہ یا تو ملک سے ثابت ہوتی ہے یا مالک کی اجازت سے اور یہاں دونوں چیزیں مفقود ہیں اور قدرت شرعیہ کے بغیر بیع کا انعقاد نہیں ہو سکتا۔

احناف کی دلیل

کہ فضولی کی بیع مالک بنانے کا تصرف ہے اور یہ تصرف اپنے اہل سے اپنے محل میں صادر ہوا ہے لہذا اس کے انعقاد کا قائل ہونا ضروری ہے کیونکہ مالک کے لئے خیار ہوتا ہے اس سے اس کا کوئی ضرر نہیں ہے۔

سوال نمبر 7

وکالت کی مشروعیت پر دلائل بیان کرتے ہوئے بتائیں کہ کن امور میں وکالت جائز ہے؟

جواب

ہر وہ عقد جسے بذات خود انسان سر انجام دے سکتا ہے اس کی ادائیگی کے لئے عقد کے انعقاد پر دوسرے کو وکیل بنانا بھی جائز ہے اس لئے کہ عوارض کی وجہ سے انسان بذات خود کام کرنے سے عاجز ہوتا ہے اور حضور علیہ السلام نے حکیم بن حزام کو شراء کا اور حضرت عمر بن سلمہ کو نکاح کرنے کا وکیل بنایا۔

(ب) جس طرح بیع و شراء اور نکاح کا وکیل بنانا جائز ہے اسی طرح جملہ حقوق میں بھی وکیل بالخصومت

بعض عقوبات کی تنفیذ وہ کرے اور دلیل و دعوی پیش
کرنے کے لیے وکیل بنانا درست اور جائز ہے اور
حدود و قصاص کو کسی سے اور وہ جملہ حقوق کی ادائیگی
اور وصولیابی کے لیے بھی وکیل بنانا جائز ہے۔
اگر آزاد عاقل بالغ یا ماذون نے اپنے ہم مثل کو وکیل
بنایا تو بھی وکالت درست ہے۔

سوال نمبر ۸

والعقد الذی یعقدہ الوکلاء علی ضربین دونوں اقسام کی وضاحت اور اختلاف بیان کریں؟

جواب

وہ عقد جس کو وکلاء منعقد کرتے ہیں وہ دو قسموں پر ہے۔

پہلی قسم وہ عقد جس کو وکیل اپنی طرف منسوب کرتا ہے جیسے بیع اور اجارہ تو اس کے حقوق وکیل کے ساتھ متعلق ہوں گے نہ کہ موکل کے ساتھ

امام شافعی علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں کہ وہ حقوق موکل کے ساتھ متعلق ہوں گے۔

دلیل

کیونکہ حقوق حکم تصرف کے تابع ہوتے ہیں اور حکم یعنی ملک موکل کے ساتھ متعلق ہوتا ہے لہذا اس کے توابع بھی موکل ہی کے ساتھ متعلق ہوں گے۔

احناف کی دلیل

وکیل ہی حقیقتاً عاقد ہے کیونکہ عقد کلام کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ اور اس کی عبارت کا صحیح ہونا اس کے آدمی ہونے کی وجہ سے ہے نیز وکیل حکماً بھی عاقد ہے کیونکہ وہ موکل کی طرف عقد کو منسوب کرنے سے مستغنی ہے۔

دوسری قسم

دوسری قسم جیسے وکیل اپنے مؤکل کی طرف منسوب کرے جیسے نکاح، خلع، صلح عن دم العمد تو اس کے حقوق مؤکل کے ساتھ متعلق ہوں گے نہ کہ وکیل کے ساتھ۔ لیکن اس میں شوہر کے وکیل سے مہر کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور عورت کے وکیل پر عورت کو مہر دینا لازم نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان عقود میں وکیل سفیر محض ہے۔

دوسری قسم کی اقسام میں سے

مال پر آزاد کرنا، مکاتبت کرنا اور صلح عن الاقرار ہے لیکن جو بیع کے قائم مقام ہو وہ قسم اول میں سے ہے یعنی صلح عن الاقرار۔

ھبہ کرنا، صدقہ کرنا، عاریت اور ودیعت پر دینے رہن رکھنے اور قرض دینے کا وکیل بھی سفیر ہوتا ہے۔ اسی طرح ملتمس یعنی سفارش کرنے والا، شرکت اور مضاربت بھی قسم ثانی میں شامل ہیں۔

سوال نمبر 9

شرائط وکالت کی شرائط ھدایہ کی روشنی میں لکھیں ؟

(ج)

وکالت کی دو شرطیں ہیں ایک موکل کے حوالے سے اور دوسری وکیل کے حوالے سے ہے۔
موکل کے تصرف کا مالک ہونا شرط ہے اور اس پر احکام کا لازم ہونا شرط ہے۔
وکیل کی شرائط۔ ① عقد کو سمجھتا ہو ② اور اس کا ارادہ ہو ③ آزاد ④ عاقل ہو ⑤ بالغ ہو 6 صبح محجور ہو
⑥ عبد محجور ہو۔

سوال نمبر 10

اگر کسی شخص کو وکیل بنایا تو کیا کیا چیزیں بتانا ضروری ہے ؟

(ج) ① اس جنس کا نام بیان کرنا ② اس کی صفت بیان کرنا ③ اور اس کے بیسے بتانا ضروری ہے

علت

تاکہ جس کام کے لیے وکیل بنایا گیا ہے وہ معلوم ہو جائے۔

سوال نمبر 11

اگر کسی شخص کو 10 رطل گوشت خریدنے کا وکیل بنایا اور وہ 20 رطل کا لے آیا تو کیا حکم ہے اختلاف آئمہ بیان کریں ؟

(ج) امام اعظم کا موقف۔

امام اعظم کے نزدیک موکل پر اس گوشت میں سے نصف درھم کے عوض دس رطل لینا لازم ہوگا

صاحبین کا موقف۔

ایک درھم کے بدلے موکل پر بیس (20) رطل گوشت لازم آئے گا

امام ابو یوسف کی دلیل۔

آپ کے نزدیک موکل نے وکیل کو گوشت میں ایک درھم صرف کرنے کا وکیل بنایا اور اس نے یہ سمجھا ہے کہ اس کا بھاؤ دس رطل ہے لیکن جب وکیل نے ایک درھم کے عوض بیس (20) رطل خرید لیا تو وکیل نے موکل کے لئے خیر کا اضافہ کیا۔

امام اعظم کی دلیل۔

امام صاحب کے نزدیک موکل نے وکیل کو دس رطل خریدنے کا حکم دیا اور زیادہ خریدنے کا حکم نہیں دیا لہذا زائد کی خریداری وکیل پر نافذ ہوگی اور دس رطل کی خریداری موکل پر نافذ ہوگی۔

سوال نمبر 15

اگر کسی شخص نے غیر معین غلام خریدنے کا وکیل بنایا اور وکیل نے ایک غلام خرید لیا اور وہ کس کا ہوگا اور کیا صورتیں ہونگی؟

(ج)

اس کا مطلق حکم یہ ہے کہ یہ خریداری وکیل کے لئے ہوگی اور وکیل ہی اس غلام کا مالک بھی ہوگا۔

البتہ اگر وکیل یہ کہہ دے کہ میں نے موکل کے لیے خریدنے
کی نیت کی تھی یا وکیل نے موکل کے مال سے وہ غلام
خریدا ہو تو ان صورتوں میں وہ خریداری موکل کے لیے
ہو گی۔

اس مسئلے کی تین صورتیں ہیں۔

(1) اگر وکیل نے عقد شراء کو موکل کے دراہم کی طرف
منسوب کیا اور یوں کہا کہ میں نے موکل کے مال سے اس
غلام کو خریدا موکل ہی اس غلام کا مالک ہو گا۔

(2) اگر وکیل کہے کہ میں نے اپنے دراہم کے عوض یہ
غلام خریدا ہے تو اس غلام کا مالک وکیل ہو گی۔

(3) وکیل نے شراء کو مطلقاً دراہم کی طرف منسوب کیا
اور یہ کہا کہ میں نے دو سو دراہم میں یہ غلام خریدا
ہے اور وکیل نے موکل کے لیے خریدنے کی نیت کی تو
شراء وکیل کے لیے ہو گا۔ اگر اپنے لیے نیت کی تو اس کے
اپنے لیے ہو گا۔

الہدایۃ سوال نمبر 12 تا 18۔

(13) اگر کسی شخص کو کوئی شئی بیچنے کا وکیل بنایا تو وہ کس کو بیچ سکتا ہے؟ اختلاف مع دلائل بیان کریں؟ 196/19

جواب۔

وکیل بالبیع اپنے باپ، دادا سے اور ان سے جن کی گواہی اس کے حق میں قبول نہیں ہوتی۔ عقد نہیں کر سکتا ان کے علاوہ سے کر سکتا ہے عند الی حنیفہ صاحبین۔

فرماتے ہیں ان سے بیع کرنا جائز ہے مثلی قیمت کے ساتھ (Market value)

الامن عبدہ او مکاتبہ۔

صاحبین فرماتے ہیں کہ یہاں اپنے غلام اور مکاتب سے نہیں کر سکتا۔

دلیل صاحبین۔

وکالۃ مطلق ہے اور مثلی قیمت کے ساتھ بیع کرنے میں کوئی تھمۃ بھی نہیں کیونکہ ملکیتیں بھی اور منافع بھی الگ ہوتے ہیں تو کوئی موضع تھمۃ نہیں

بخلاف العبد والمکاتب۔

غلام سے بیچنا گویا اپنے آپ سے بیچنا ہے کیونکہ غلام کے پاس جو کچھ ہے آقا کا ہے تو ایک ہی شخص کا بائع و مشتری ہونا لازم آتا ہے۔ جو کہ درست نہیں۔

ایسے ہی مکاتب کہ اس کی کمائی میں بھی آقا کا حق ہے۔

دلیل امام اعظم۔

مواضع تھمۃ وکالۃ سے مستثنیٰ ہیں اور باپ دادا سے عقد کرنا یہ موضع تھمۃ ہے ان کی گواہی کے اس کے حق میں قبول نہ ہونے کی وجہ سے کیونکہ عموماً منافع متصل ہوتے ہیں تو گویا اپنے آپ سے بیع کرنا ہوگی =

(14) اگر مشتری نے مبیع کو عیب کی وجہ سے وکیل پر رد کر دیا تو مؤکل پر رد ہوگا کہ نہیں تمام صورتیں ہدایۃ کی روشنی میں لکھیں؟ ـ
198+199 ص

جواب۔

اگر مشتری نے مبیع کو عیب کی وجہ سے وکیل پر رد کر دیا تو اگر وہ ایسا عیب ہے کہ اتنے عرصے میں اس کی مثل پیدا نہ ہو سکتا ہو تو تین صورتیں ہیں۔

(1) مشتری نے قاضی کے فیصلے سے مبیع واپس کی گواہ پیش کر کے۔

(2) یا قسم سے انکار کے سبب مبیع واپس ہوئی

(3) یا اقرار کرنے کے سبب مبیع واپس ہوئی۔

ان تینوں صورتوں میں مبیع مؤکل پر لوٹائی جائے گی۔

دلیل۔

کیونکہ قاضی کو یقین ہو گیا کہ یہ عیب بائع کے پاس تھا پھر قاضی نے گواہ اس لیے طلب کیے تاکہ اسے خبر ہو جائے کہ بیع لب ہوئی ہے۔

اور اگر ایسا عیب ہے جس کی مثل پیدا ہو سکتا ہے اب اگر قاضی کے فیصلے سے گواہوں کے ذریعے مبیع واپس ہوئی یا قسم سے انکار کے سبب تو اب بھی مؤکل سے رجوع کر سکتا ہے۔

دلیل۔

کیونکہ گواہی حجۃ مطلقہ ہے۔ اور وکیل جیسے ہی علم ممارستہ کی وجہ سے انکار کرنے میں پریشان ہے تو اب بھی مبیع مؤکل کو لازم ہوگی۔

وان کان ذالک باقرار ـ

ہاں اگر اس صورت میں اقرار کر لے تو مبیع وکیل کو لازم ہوگی۔ مؤکل سے رجوع نہیں کر سکتا۔

دلیل۔

کیونکہ اقرار حجت قاصرہ ہے۔ اور وکیل مجبور نہیں تھا اقرار کی طرف خاموشی اور انکار کے امکان کی وجہ سے۔

(15) اگر ایک شخص نے دو بندوں کو وکیل بنایا تو دونوں کے تصرفات کے احکام بیان کریں؟

200 ص
جواب۔

موکل نے دو وکیل بنائے تو ان میں سے ایک کیلئے جائز نہیں کہ وہ تصرف کرے اس میں جس میں ان دونوں کو وکیل بنایا گیا ہے۔ دوسرے کے علاوہ۔ اور یہ ایسے تصرف میں ہوگا جہاں رائے کی طرف محتاج ہوتی ہے۔

دلیل۔

کیونکہ موکل ان دونوں کی رائے پر راضی ہوا ہے نہ کہ ایک کی رائے پر۔

اعتراض

جب موکل نے ثمن مقرر کر دی تو دونوں کی رائے کی طرف تو کوئی محتاجی نہ ہوگی کوئی ایک وکیل بھی اتنی قیمت میں بیچ سکتا تھا۔

جواب۔

اگرچہ ثمن مقرر کر دے لیکن ثمن مقرر کر دینا زیادہ رقم میں بیچنے اور مشتری کو ڈھونڈنے میں مانع نہیں ہے یعنی جب دونوں کی رائے ہوگی تو ہو سکتا ہے مقرر کردہ سے زیادہ میں بک جائے اسی لیے دونوں کی رائے ضروری ہے۔

نوٹ ایسے تصرفات جہاں رائے کی طرف محتاجی نہیں ہوتی وہاں دوسرے کی رائے کے بغیر بھی تصرف کر سکتا ہے جیسے بغیر عوض کے ہوئے طلاق دینے کا وکیل بنانا وغیرہ

(16) وکیل بالخصومۃ وکیل بالقبض ہوتا ہے کہ نہیں اختلاف آئمہ مع دلائل لکھیں؟ ص 201

جواب:

جو بندہ مقدمہ لڑنے کا وکیل ہوگا وہ مال پر قبضہ کرنے کا بھی وکیل ہوگا آئمہ ثلاثہ کے نزدیک۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ۔

وکیل بالخصومۃ وکیل بالقبض نہیں بن سکتا۔

دلیل

کیونکہ مؤکل فقط اس کے مقدمہ لڑنے کے طریقے سے راضی ہے نہ کہ مال پر قبضہ کرنے کے طریقے سے۔ کیونکہ قبضہ مقدمہ سے ہٹ کر علیحدہ چیز ہے۔

ولنا۔ ہماری دلیل۔

جو کوئی کسی شئی کا مالک بنتا ہے وہ اسے مکمل کرنے کا بھی مالک ہوتا ہے۔ اور مقدمہ کا اتمام قبضہ کرنے سے ہوگا

مفتی بہ قول۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ خیانت کی وجہ سے۔

(17) وکیل بالقبض وکیل بالخصومۃ ہوتا ہے یا نہیں؟ اختلاف ائمہ مع دلائل لکھیں؟ ص 201

جواب۔

یہاں دو صورتیں ہیں (1) دین پر قبضہ کرنے کا وکیل (2) عین پر قبضہ کرنے کا وکیل۔

دین پر قبضہ کرنے کا وکیل وکیل بالخصومۃ ہوگا عند الامام ابی حنیفہ

صاحبین۔

وکیل بقبض الدین وکیل بالخصومۃ نہ ہوگا۔

دلیل۔

کیونکہ قبضہ خصومت کے علاوہ کام ہے اور ہر ایک کو مقدمہ لڑنے کی معلومات بھی نہیں ہوتی۔

دلیل امام اعظم۔

کیونکہ مؤکل نے وکیل کو مالک بنایا ہے۔ تو گویا یہ مقدمہ میں اصل ہوئے تو مقدمہ بھی یہی لڑے گا۔

(2) اور وکیل بقبض العین وکیل بالخصومۃ نہ ہوگا۔

دلیل۔ کیونکہ وہ صرف قاصد ہوتا ہے۔

(18) وکیل بالخصومۃ اپنے ہی مؤکل کے خلاف اقرار کرے تو کیا حکم ہے؟ اختلاف آئمہ مع دلائل لکھیں؟۔

ص 202

جواب۔

جب وکیل نے اپنے ہی مؤکل کے خلاف قاضی کے پاس اقرار کر لیا تو طرفین کے نزدیک عدالت میں جائز ہے علاوہ جائز نہیں۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ۔

قاضی کے پاس بھی اور اس کے علاوہ دونوں جگہ جائز ہے۔

امام شافعی و امام زفر رحمہما اللہ۔

دونوں جگہ جائز نہیں ہے۔

دلیل امام شافعی و امام زفر رحمہما اللہ۔

کیونکہ وکیل خصومت کیلئے مقرر کیا جاتا ہے اور خصومت جھگڑا ہے جبکہ اقرار خصومت کی ضد ہے کیونکہ اقرار صلح کا نام ہے

دلیل امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

وکیل موکل کے قائم مقام ہوتا ہے۔ تو موکل کا اقرار جس طرح قاضی کی مجلس کے ساتھ خاص نہیں ہوتا اسی طرح وکیل کا اقرار بھی ہر جگہ معتبر ہوگا۔

دلیل طرفین۔

وکیل بالخصومت کے جواب دینا ہوتا ہے چاہے وہ اقرار کے ساتھ ہو یا انکار کے ساتھ۔ مگر جب وکیل نے قاضی کی مجلس کے علاوہ میں اقرار کر لیا تو وہ وکالت سے معزول ہو جائے گا۔ کیونکہ وکیل بنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ قاضی کی مجلس میں مقدمہ لڑے نہ کہ اس کے علاوہ جگہ میں۔

سوال نمبر ۱۹ -

دسمبر 2016-2017

وکیل کی معزولی اور وکالت کے بطلان کی صورتیں ھدایہ کی روشنی میں لکھیں -

موکل اگر چاہے تو جائز ہے کہ وہ وکیل کو معزول کر دے۔ کیونکہ وکالت اس کا حق ہے اور اسے باطل کرنے کا بھی حق حاصل ہوگا۔

موکل نے وکیل کو معزول کر دیا لیکن اس معزولی کی خبر وکیل تک نہ پہنچی تو وکیل اپنی وکالت پر برقرار رہیگا اور اس کا تصرف جائز ہے یہاں تک کہ اسے عزل کا علم حاصل ہو جائے۔

موکل کے مرنے اور اس کے دائمی دیوانہ ہونے اور مرتد ہو کر دار الحرب چلے جانے سے وکالت ختم ہو جاتی ہے۔ دائمی جنون کی شرط اس وجہ سے لگائی کیونکہ معمولی جنون بے ہوشی کے درجہ میں ہے۔ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک جنون کی حد ایک ماہ ہے اور انہی سے ایک روایت ہے کہ جنون ایک دن اور رات سے زیادہ ہے۔ جبکہ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جنون کی حد ایک سال ہے۔

دار الحرب چلے جانے کا جو حکم بیان ہوا وہ امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک ہے

صاحبین فرماتے ہیں محض ارتداد سے وکالت ختم نہ ہوگی۔ اگر وہ ارتداد پر برقرار رہ جائے یا قتل کیا جائے یا دار الحرب میں ہونے کا فیصلہ کیا جائے تو وکالت باطل ہو جائیگی

سوال نمبر 20 -

مضاربت کا لغوی اور اصطلاحی معنی لکھتے ہوئے اس کی مشروعیت پر دلائل بیان کریں۔

مضاربت کا لغوی معنی:-

مضاربت کے لغوی معنی "زمین میں چلنا" سفر کرنا اور سفر کر کے کمانا۔

مضاربت کا اصطلاحی معنی:-

مضاربت اس عقد شرکت کا نام ہے جس میں ایک شریک کا مال ہو اور دوسرا شریک کام کرنے والا ہو -

عقد مضاربت کی مشروعیت۔

مضاربت اسلام میں مشروع ہے کیونکہ کچھ لوگ مال کے غنی ہوتے ہیں لیکن کام کرنے سے عاری ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کام پر غنی اور مال سے عاری۔ لہذا اس طرح کے کام کی ضرورت ہے کہ جس میں غنی اور غریب، فقیر اور مالدار دونوں کی مصلحتیں اور ضرورتیں پوری ہو جائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ عقد مضاربت کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اس پر باقی رکھا۔ اور کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عقد مضاربت کیا -

267

سوال نمبر 21 -

مضاربت کی صحت کی شرائط ہدایہ کی روشنی میں لکھیں۔

عقد مضاربت میں مضاربت کی صحت

کی شرط یہ ہے کہ رب المال مضارب کو مال دے

دے اور رب المال کا اس مال میں تصرف کا حق نہ رہے

کسی طرح سے بھی۔

مضاربت میں مضارب اور رب المال

کا نفع میں مشترک ہونا شرط ہے۔ اور یہ نفع

جزو کے اعتبار سے ہوگا۔

264

سوال نمبر 22 -

مضاربت مطلقہ میں مضارب کون کونسے تصرفات کر سکتا ہے؟ نیز عمل پر اجرت کا حکم بیان کریں۔

مضاربت مطلقہ جب ہو تو یہ چیزیں

تمام کر سکتا ہے۔ مضارب کو اختیار ہوگا۔

(1) خرید و فروخت (2) وکیل بنانا

(3) سفر کرنا (4) عقد مضاربت (ابضاعت)

(5) امانت رکھوانا۔

مزدور کا کام کرنا شامل ہوگا۔ جو شخص مزدوری کرے وہ

دے، مضارب کو رب المال مکمل سرمایہ دے دے

تو اس وقت یہ مضاربت کی بجائے مضارب بھی مزدور بن گیا ہے۔ مزدور کو

ربح ابضاع بھی شامل ہوگی۔ یہ خلاف قرض دینے کے

کیونکہ یہ تو مزدوری کا لوازمات میں سے نہیں

سوال نمبر 23 -

رب المال کی اجازت کے بغیر مضارب نے اگر آگے مضاربت کر لی تو کیا حکم ہے - بمع اختلاف -

اگر مضارب نے رب المال کی اجازت کے بغیر آگے مضاربت کر لی تو مضارب اول پر ضمان ہوگا - اور یہ ضمان کب ہوگا اس میں ائمہ کا اختلاف ہے -

امام اعظم علیہ الرحمہ کا موقف :-

امام اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں صرف دوسرے کو مال دینے یا دوسرے کے کام شروع کرنے سے مضارب اول ضامن نہیں ہوگا بلکہ جب دوسرا مضارب اس میں نفع کمائے گا تب مضارب اول ضامن ہوگا -

دلیل -

کیونکہ مضارب اول کو مال امانت کے طور پر دینا جائز ہے - اور یہ مال دینا امانت کے طور پر ہوگا - لہذا جب دوسرا مضارب عمل کرے گا، اور نفع کمائے گا تو اس صورت میں ضمان لازم آ جائے گا -

صاحبین کا موقف :-

جب دوسرا مضارب کام کرنا شروع کر دے تو مضارب اول ضمان دے گا چاہے دوسرے کو نفع ملے یا نہ ملے -

دلیل :-

کیونکہ کام شروع کرنے سے مضاربت متحقق ہو جائے گی - لہذا اس پر ضمان بھی متحقق ہو جائے گا -

امام زفر علیہ الرحمہ کا موقف

مضارب دوسرے کو مال دینے سے ہی ضمان کا حقدار ہو جائے گا خواہ وہ کام کرے یا نہ کرے۔

نوٹ:

یہ سارا اختلاف اس وقت ہے جب مضاربت صحیح ہو اور اگر دونوں مضاربت فاسد ہوں تو مضارب اول پر کسی بھی صورت میں ضمان نہ ہوگا۔

سوال نمبر 26 — 2016 269

مضاربت میں معزولی اور بطلان کی صورتیں ہدایہ کی روشنی میں لکھیں۔

اگر رب المال نے مضارب کو معزول کر دیا اور مضارب کو اس کا علم نہ تھا اور مضارب نے کوئی چیز خریدی یا فروخت کی تو یہ جائز ہے

کیونکہ مضارب رب المال کی طرف سے وکیل ہے اور وکیل کو بالقصد معزول کرنا اس کے علم پر موقوف ہوتا ہے

اگر مضارب کو اپنی معزولی کا علم ہو گیا اور مال سامان کی صورت میں ہو تو مضارب اس کو فروخت کرنے کا حق رکھتا ہے اور معزول کرنا اس کو فروخت سے مانع نہ ہوگا۔

اگر وہ جب معزول ہوا اور اس کے پاس راس المال کی جنس میں ہے تو مضارب کو نقد کے عوض فروخت کرنا جائز نہیں۔ اگر راس المال کی جنس سے نہیں تو استحساناً نقد کے عوض فروخت کرنا جائز ہے۔

اگر رب المال مر جائے یا مضارب مر جائے
تو مضاربت باطل ہو جائے گی
اگر معاذ اللہ رب المال اسلام سے پھر جائے
اور دار الحرب چلا جائے تو مضاربت باطل ہو جائے گی۔ کیونکہ
مرتد کا دار الحرب جانا مرنے کے درجہ میں ہے۔ اور دار الحرب
جانے سے پہلے رب المال کا مضارب کا تصرف کرنا موقوف
رہے گا۔
اگر معاذ اللہ مضارب مرتد ہو جائے تو مضاربت
باطل نہ ہوگی۔

سوال ۲۵: مضارب کیلئے نقد اور ادھار بیع کا کیا حکم ہے؟ ص 271

جواب:

مضارب کیلئے ادھار اور نقد دونوں طرح خریدنا اور بیچنا جائز ہے۔
کیونکہ یہ سب تاجروں کے طریقے میں سے ہے اس لیے مطلق عقد اس کو شامل ہوگا۔

سوال ۲۶: مضارب مال مضاربت میں سے کون سے اخراجات کر سکتا ہے؟ ص 272

جواب: اگر مضارب سفر کرے تو وہ مال مضاربت میں سے درج ذیل اخراجات کر سکتا ہے۔
(i) کھانا (ii) پینا (iii) کپڑے لینا (iv) اور سواری کا کرایہ برداشت کر
سکتا ہے اور خرچ بھی کر سکتا ہے۔
اور اگر شہر میں ہو تو مال مضاربت میں سے اپنے لیے خرچ نہیں کر سکتا
وجہ فرق یہ ہے کہ نفقہ پابندی کے مقابلے میں واجب ہوتا ہے جیسا کہ
قاضی کا نفقہ اور عورت (بیوی) کا نفقہ۔
جب مضارب سفر کرے گا تو وہ محبوس بالمضاربۃ ہو جائیگا تو وہ نفقہ (خرچ کرنے)
کا مستحق ہوگا۔

سوال ۲۷: ہبہ کی تعریف نیز قبضہ کے حوالے سے اختلاف ائمہ بیان کریں ص 286

جواب: ہبہ کی تعریف:

ایسا عقد جس میں بغیر عوض کے کسی کو مالک بنا دیا جائے۔

ہبہ پر قبضہ کے متعلق اختلاف ائمہ:

ہبہ پر قبضہ کے بارے میں اختلاف ہے۔

احناف کا مؤقف:

عند الاحناف ہبہ میں ملکیت کے ثبوت کیلئے قبضہ ضروری ہے۔

امام مالک کا مؤقف:

امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک قبضہ کرنا ضروری نہیں۔ قبضہ سے پہلے
ہی ملکیت ثابت ہو جائیگی۔

دلیل:

امام مالک اس کو بیع پر قیاس کرتے ہیں کہ جس طرح بیع ایجاب و قبول
کرنے سے ملکیت ثابت ہو جاتی ہے۔ قبضہ ضروری نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہبہ
میں بھی قبضہ ضروری نہیں ہے۔

احناف کی دلیل :-

ہماری دلیل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان گرامی ہے۔

"لا یجوز الھبۃ الا مقبوضۃ" کہ ہبہ جائز نہیں ہے مگر قبضہ کے ساتھ

اس میں حضور کے فرمان سے مراد ہو ملک کی نفی ہے

کیونکہ ہبہ کا جواز قبضہ کے بغیر بھی ثابت ہے اجماع کے ساتھ۔

اور عقلی دلیل یہ ہے کہ قبضہ سے پہلے اگر ملکیت کو ثابت کر دیں۔

تو نیکی کرنے والے پر ایسی چیز لازم کرنا ثابت ہو گا جس کے ساتھ

اس نے نیکی نہیں کی اور وہ ہے سپردگی۔ تو لہٰذا یہ بغیر قبضہ کے درست نہیں ہو گا

سوال نمبر 28 واہب کی اجازت کے بغیر مجلس میں قبضہ کرنے میں اختلاف ائمہ مع دلائل بیان کریں ص 286

جواب :- واہب کی اجازت کے بغیر مجلس ہبہ کے اندر قبضہ کرنے میں اختلاف ہے

امام اعظم :-

جب واہب کی اجازت کے بغیر مجلس کے اندر قبضہ کیا تو یہ

استحساناً جائز ہے۔

امام شافعی :-

امام شافعی کے نزدیک واہب کی اجازت کے بغیر قبضہ کرنا جائز نہیں۔

دلیل :-

موہوب لہ کا شے پر قبضہ کرنا واہب کی ملک میں تصرف ہے۔ اس لئے کہ

قبضہ سے پہلے واہب کی ملک باقی ہے تو اس کی اجازت کے بغیر قبضہ کرنا

صحیح نہ ہوگا کیونکہ ملک غیر میں مالک کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا درست نہیں

امام اعظم کی دلیل :-

ہبہ میں قبضہ کرنا قبول کرنے کے مرتبے میں ہے۔ اس حیثیت سے

کہ اسی قبضہ پر ہی ملکیت کا ثبوت موقوف ہے۔

اور اس سے مقصود ملکیت کو ثابت کرنا ہے۔ پس واہب کی طرف سے

ایجاب گویا کہ موہوب لہ کو قبضہ کا اختیار دینا ہے۔

سوال نمبر 29: الفاظ ہبہ ہدایہ کی روشنی میں تفصیلاً بیان کریں ص 87-286

جواب: ہبہ درج ذیل الفاظ سے منعقد ہوتا ہے۔

★ وَهَبْتُ ، اَعْطَيْتُ ، نَحَلْتُ

وهبت میں اس لیے کہ یہ ہبہ کے معنی میں صریح ہے۔

اعطیت میں اس لیے کہ کہا جاتا ہے کہ اعطاک اللہ اور وھبک اللہ ایک ہی معنی کیلئے آتے ہیں۔

اور نحلت میں اس لیے کہ یہ مجازاً ہبہ کے معنی میں مستعمل ہے۔

★ اطعمتک هذا الطعام سے بھی ہبہ منعقد ہو جائیگا

کیونکہ اطعام کی نسبت جب ایسی چیز کی طرف ہو جس کو کھایا جاتا ہو تو اس سے مراد عین شئی کی تملیک ہوگی۔

★ جعلت هذا الثوب لک۔ سے ہبہ منعقد ہو جائیگا

کیونکہ اس میں حرف لام تملیک کیلئے ہے۔

★ اعمرتک هذا الشیء، سے بھی ہبہ منعقد ہو جائیگا ہے۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان کی وجہ سے "فمن اعمر عمری فھی للمعمر لہ ولورثتہ من بعدہ"

★ حملتک علی هذہ الدابۃ۔ اس لفظ سے اگر وہ حمل سے ہبہ کی نیت کرے تو ہبہ منعقد ہو جائیگا۔

کیونکہ حمل حقیقۃً سوار کرنا ہے یہ عاریت کیلئے ہوتا ہے لیکن یہ ہبہ کا احتمال بھی رکھتا ہے۔ اگر ہبہ کی نیت کریگا تو ہبہ منعقد ہو جائیگا

★ کسوتک هذا الثوب سے ہبہ منعقد ہو جائیگا

کیونکہ اس سے مراد تملیک (مالک بنانا) ہوتا ہے۔

سوال: مشاع مقسم و غیر مقسم کے ہبہ کے بارے میں اختلافِ ائمہ بیان کریں۔

جواب:

مشاع مقسم اور مشاع غیر مقسم کے ہبہ کے بارے میں اختلاف ہے۔

امام اعظم کا موقف:

جو چیز قابلِ تقسیم ہو اور مشترک ہو اس میں ہبہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ اس چیز کو الگ کر کے واہب کا حصہ غیر واہب سے ممتاز نہ کر لیا جائے اور اگر قابلِ تقسیم نہ ہو تو ہبہ جائز اور درست ہے۔

امام شافعی کا موقف:

امام شافعی کے نزدیک مشاع چیز قابلِ تقسیم ہو یا قابلِ تقسیم نہ ہو دونوں صورتوں میں ہبہ جائز اور درست ہے۔

دلیل:

امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ مشاع چیز ہبہ کے حکم (ملکیت) کو قبول کرنے والا ہے۔ اور یہ عقدِ تملیک ہے یہ مشاع و غیر مشاع میں درست ہے بیع کی طرح۔

امام اعظم کی دلیل:

قبضہ کرنا ہبہ میں شرط ہے اور اس پر نص وارد ہے۔ فرمانِ اقدس ہے۔ "لا تجوز الھبۃ حتی تقبض"۔ لہٰذا جب تک قبضہ نہیں ہوگا ہبہ تام نہیں ہوگا۔ کامل قبضہ شرط ہے مشاع و غیر مقسم چیز میں قبضہ کی صلاحیت نہیں مگر یہ کہ اس کے ساتھ دوسری چیز ملائی جائے۔

دوسری بات کہ مشترک چیز قابلِ تقسیم میں تقسیم سے قبل ہبہ جائز کر دیں تو واہب پر تقسیم کاری کا بوجھ لازم کرنا پڑے گا حالانکہ اس نے اپنے اوپر تقسیم کاری لازم نہیں کی ہوئی۔

سوال نمبر ۳: ہبہ میں رجوع کرنے کے حوالے سے اختلاف ائمہ مع دلائل بیان کریں۔ ص 290

ہبہ میں رجوع کرنے میں اختلاف ہے۔

امام اعظم کا موقف:

جب کسی اجنبی کو کوئی چیز ہبہ کی تو اس کو رجوع کا اختیار ہے۔

امام شافعی کا موقف:

ہبہ میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔

امام شافعی کی دلیل:

(۱) حدیث مبارکہ ہے "لا یرجع الواھب فی ھبتہ الا الوالد فیما یھب لولدہ"
ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ میں رجوع نہیں کر سکتا۔ سوائے باپ کے جو اس نے اپنے بیٹے کو ہبہ کیا۔

(۲) دوسری بات رجوع کرنا تملیک کی ضد ہے اور عقد اپنی ضد کا تقاضہ نہیں کرتا البتہ باپ ہبہ رجوع کر سکتا ہے اس لئے کہ بیٹا باپ کا جزو ہوتا ہے۔ اور بیٹے کی چیز باپ ہی کی چیز ہوتی ہے

امام اعظم کی دلیل:

(۱) حدیث مبارکہ "الواھب احق بھبتہ مالم یثب منھا"
واہب اپنے ہبہ کا زیادہ حقدار ہے جب تک اس کو عوض نہ دیا جائے۔

(۲) دوسری بات کہ عقد ہبہ سے مقصود عوض لینا ہوتا ہے عادت کی وجہ سے اور اس کا مقصود فوت ہو جائیگا تو فسخ کی ولایت حاصل ہو جائے گی۔

دلیل کا جواب:

حدیث مبارکہ میں جو رجوع کرنے کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ رجوع کرنے میں مستقل اور مختار نہیں ہے۔

سوال 32: موانع رجوع فی الھبہ بالایۃ کی روشنی میں بیان کریں۔ ص 292

جواب: موانع رجوع سات ہیں۔

ان کو یاد کرنے کیلئے ایک مجموعہ ہے۔ "دمع خزقہ"

(i) زیادتی متصلہ کر دے:

اگر موہوب کے عین میں کوئی ایسی زیادتی متصلہ ہو گئی جس سے اس کی قیمت بڑھ گئی تو واہب رجوع نہیں کر سکتا۔

(ii) اگر موہوب لہ نے ھبہ کے بدلے میں کوئی چیز دے دی تو واہب رجوع نہیں کر سکتا کیونکہ مقصود حاصل ہو گیا۔

(iii) اگر موہوب لہ اور واہب ان دونوں میں سے کوئی ایک مر گیا تو رجوع نہیں کیا جا سکے گا۔ کیونکہ وہ ورثاء کی ملک میں چلی گئی۔

(iv) وہ چیز موہوب لہ کی ملک سے نکل جائے۔

مطلب وہ کسی چیز کو فروخت کر دے یا ہبہ کر دے تو رجوع نہیں کیا جا سکتا۔

(v) اگر قرابت دار (ذی رحم محرم) کو ہبہ کر دی تو ہبہ کرنے کے بعد رجوع نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ حدیث پاک ہے۔ جب ذی رحم کو ہبہ کیا جائے تو اس میں رجوع نہیں۔

(vi) موہوب چیز ہلاک ہو جائے تو رجوع نہیں کر سکے گا۔

(vii) اگر زوجین میں سے کسی ایک نے دوسرے کو ہبہ کیا تو واہب کو رجوع نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں مقصود صلہ رحمی تھی وہ حاصل ہو چکی۔

سوال 33: عمریٰ اور رقبیٰ کی تعریف اور ان کے حکم کے بارے میں اختلاف ائمہ مع دلائل لکھیں۔ ص 294

جواب: عمریٰ:

عمر بھر کیلئے کسی کو کوئی چیز دے دینا عمریٰ کہلاتا ہے۔

رقبیٰ:

کسی کو اس شرط پر چیز دینا کہ اگر میں تجھ سے پہلے مر گیا تو یہ تیری ہے۔

عمریٰ بالاتفاق جائز ہے وہ چیز معمر لہ کیلئے ہو گی اور مرنے کے بعد ورثاء کیلئے ہو گی جبکہ رقبیٰ کے بارے میں اختلاف ہے۔

طرفین کا موقف:

طرفین کے نزدیک بیع رقبیٰ باطل ہے۔

دلیل:

نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے عمریٰ کو جائز قرار دیا اور رقبیٰ کو باطل قرار دیا۔

امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ:

رقبیٰ جائز ہے۔

دلیل:

فرماتے ہیں اس کا قول "داری لک" تملیک ہے۔
اور لفظ رقبیٰ شرط فاسد ہے یہ شرط باطل ہو جائے گی اور
بیع درست ہو جائے گا۔

سوال 34

295 اجارہ کا لغوی و اصطلاحی بیان کریں نیز اسکی مشروعیت پر دلائل لکھیں

لغوی معنی:

منافع کی بیع کرنا

اصطلاحی معنی:

اجارہ وہ عقد ہے جو منافع پر عوض کے بدلے وارد ہوتا ہے۔

مشروعیت پر دلائل:

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی حدیث پاک ہے "اجیر کو اس کا اجارہ اس کے پسینے کے خشک ہونے سے پہلے دے دو۔"
ایک اور حدیث پاک ہے۔ جو کسی کو اجیر بنانا چاہے کہ اس کی اجرت بیان کر دے۔

سوال 35

صحت اجارہ کی شرائط بیان کریں۔ نیز منافع معلوم کرنے کی تین صورتیں بیان کریں۔ ص 297

جواب:۔

صحت اجارہ کی دو شرائط ہیں۔

(i) منافع معلوم ہوں (ii) اجرت معلوم ہو

دلیل:۔

اگر منافع اور اجرت معلوم نہ ہو تو یہ جھگڑے کی طرف لے جائیگی
اور ہر چیز جھگڑے کی طرف لے جائے وہ اجارہ کو فاسد کر دیتی ہے۔

منافع معلوم کرنے کی صورتیں:۔

منافع معلوم کرنے کے تین طریقے ہیں۔

(i) منافع کبھی مدت کو بیان کرنے سے معلوم ہوتے ہیں۔
جیسا کہ گھر رہنے کیلئے اجارہ پر دینا اور زمین کو کھیتی پر دینا۔

(ii) کبھی منافع عقد کو بیان کر دینے سے معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ
کسی شخص کو کپڑے رنگنے پر اجرت پر رکھنا۔ درزی کو کپڑے
سینے کیلئے دینا یا سواری اجرت پر دینا۔

(iii) کبھی منافع تعیین اور اشارہ کے ساتھ معلوم ہوتے ہیں مثلاً
کسی شخص کو اجرت پر رکھنا کہ وہ سامان کو ایک جگہ سے
دوسری جگہ منتقل کرے گا۔

سوال نمبر ۶

اجرت کا استحقاق کب ہوتا ہے؟ اختلاف ائمہ مع دلائل بیان کریں۔ ص 296

جواب:۔

اجرت کے استحقاق کے ثابت ہونے میں اختلاف ہے۔

احناف کا موقف:۔

تین میں سے کوئی ایک صورت پایا گیا تو اجیر اجرت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(i) تعجیل کی شرط لگا دی۔ (ii) بغیر کسی شرط کے تعجیل کر دی (iii) کام کے پورا ہونے سے

امام شافعی کا موقف:۔

محض عقد کرنے سے ہی وہ اجرت کا مستحق ہو جائے گا۔

دلیل:۔

منافع جو ضروری طور پر معدوم تھے وہ حکماً موجود ہو جائیں گے تو اس کے مقابلے میں اجرت ثابت ہو جائے گی۔

احناف کی دلیل:۔

اجارہ عقدِ معاوضہ ہے اور اس کا تقاضہ یہ ہے کہ مساوات ہو اور مساوات اسی طرح ہوگی کہ منافع کے مؤخر ہونے سے اجرت بھی مؤخر ہوگی۔